

۱۱۳۶۳
۶۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام ان مسائل کے بارے میں کہ

۱۔ بیرون ملک سفر کے دوران بعض اوقات جہاز میں اجتماعی طور پر ساتھی سفر کرتے ہیں اور جب نماز کا وقت آتا ہے تو ساتھی وضو اور قضاے حاجت وغیرہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے جہاز کا پورا پانی تقریباً ختم ہو جاتا ہے جبکہ وہ پانی جہاز کے تمام مسافروں کے لئے ہوتا ہے، اور کئی ساتھی ایسے ہوتے ہیں جن کا وضو برقرار نہیں رہتا کہ پہلے سے وضو کر کے بیٹھیں اور وہ وضو چلتا رہے اور بعض ساتھی وہم کے شکار ہوتے ہیں کہ پانی زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ کیا ایسی صورت میں شرعاً اس کی گنجائش ہے کہ جہاز میں سوار ہونے سے پہلے ایئر پورٹ پر بعض ائمہ کرام کے مذہب کے مطابق ظہر اور عصر جمع کر لیں اور مغرب اور عشاء جمع کر لیں؟

۲۔ بعض جہاز والے نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہونے کی اجازت نہیں دیتے تو کیا اس صورت میں فرض نماز بیٹھ کر پڑھنے سے ادا ہو جائے گی؟

۳۔ (الف) موٹروے پر گاڑی روکنے کی سرکاری اجازت نہیں ہے، اگر دوران سفر کوئی جگہ گاڑی روکنے کی نہ آ رہی ہو اور نماز کا وقت جا رہا ہو تو اس وقت کیا کیا جائے؟

(ب) اسی طرح بعض اوقات شہر کے اندر بھی ٹریفک کافی جام ہوتا ہے اور آدمی ٹریفک کے بیچ میں پھنسا ہوا ہے، گاڑی بیچ میں چھوڑ کر جا نہیں سکتا اسی طرح سائینڈ پر بھی نہیں آسکتا اور نماز کا وقت جا رہا ہے تو کیا کرے؟

(ج) اسی طرح گاڑی میں بیوی بچے ہیں، انہیں گاڑی میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتا اور نماز کا وقت جا رہا ہے تو کیا کرے؟
جوابات مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں۔

مستفتی

محمد شعیب (نارتھ ناظم آباد)
0321-3818457



(جواب نیکہ درجہ درجہ ملے فرمائیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامدا ومصليا

(۱)۔۔۔ نمازوں کے بارے میں اصل حکم یہ ہے کہ ہر نماز اپنے وقت میں ادا کی جائے اور حج کے دوران مزدلفہ اور عرفہ کے علاوہ اور کہیں بھی دو نمازوں کو ایک وقت میں ادا نہ کیا جائے تاہم اگر کوئی مسافر ہو اور اسے ہر نماز اپنے وقت میں ادا کرنے میں بہت دشواری ہو رہی ہو (جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے) تو دفع حرج کے لئے وہ جمع بین الصلوٰتین کر لے یعنی یا تو فقہ حنفی کے مطابق جمع صوری کر لے یا اگر اس میں مشقت ہو تو دوسرے ائمہ کے قول پر ان کی شرائط کی رعایت رکھتے ہوئے جمع تاخیر کر لے یعنی جہاز سے اترنے کے بعد ظہر اور عصر دونوں کو عصر کے وقت میں اور مغرب اور عشاء دونوں کو عشاء کے وقت میں پڑھ لے۔ (مأخذہ تویب ۱۳۷۵/۱۵)

فی الدر المختار - (۳۸۱/۱)

(ولا جمع بين فرضين في وقت يعذر) سفر ومطر خلافا للشافعي ومارواه محمول على الجمع فعلا لا وقتا (فإن جمع فسد لو قدم) الفرض على وقته (وحرّم لو عكس) أي آخره عنه (وإن صح) بطريق القضاء (إلا لحاج بعرفة ومزدلفة) كما سيجيء ولا بأس بالتقليد عن الضرورة لكن بشرط أن يلتزم جميع ما يوجب ذلك الإمام لما قدمنا أن الحكم الملقق باطل بالإجماع

فی حاشیة ابن عابدین - (۳۸۲/۱)

قوله (عند الضرورة) ظاهره أنه عند عدمها لا يجوز وهو أحد قولين والمختار جوازہ مطلقا ولو بعد الوقوع كما قدمناه في الخطبة ط وأيضاً عند الضرورة لا حاجة إلى التقليد كما قال بعضهم مستند المافي المضمرة المسافر إذا خاف اللصوص أو قطاع الطريق ولا ينتظر الرفقة جاز له تأخير الصلاة لأنه يعذر ولو صلى بهذا العذر بالإيماء وهو يسير جازاه لكن الظاهر أنه أراد بالضرورة ما فيه نوع مشقة تأمل قوله (لكن بشرط الخ)

(۲)۔۔۔ ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ وقت کے اندر بیٹھ کر نماز ادا کر لی جائے البتہ بعد میں اس کو لوٹانا ضروری ہے۔

فی شرح معانی الآثار - (ج ۳/ص ۳۶۴)

ثم جعل الله عز وجل من فرض عليه الصلوات بالأسباب التي يتقدم، والأسباب المفعولة فيها في ذلك، عذرا إذا منع منه. فمن ذلك ما جعل له في عدم الماء، من سقوط الطهارة بالماء والتيمم. ومن ذلك ما جعل للذي منع من ستر العورة أن يصلي بادي العورة. ومن ذلك ما جعل لمن منع من القبلة أن يصلي إلى غير قبلة. ومن ذلك ما جعل للذي منع من القيام، أن يصلي قاعدا، يركع

(جای -)



ويسجد، فإن منع من ذلك أيضا، أو ما إيماء، فجعل له ذلك، وإن كان قد بقي عليه من الوقت ما قد يجوز أن يذهب عنه ذلك العذر، ويعود إلى حاله قبل العذر، وهو في الوقت، لم يفته.

في البحر الرائق شرح كنز الدقائق - (ج ۲/ص ۳۴)

وفي منية المصلي لو صلى بالإيماء لخوف عدو أو سبع أو مرض أو طين لا يعيد بالإجماع والقييد إذا صلى قاعدا يعيد عند أبي حنيفة ومحمد خلافاً لأبي يوسف. اهـ.

في حاشية ابن عابدين - (ج ۱/ص ۳۵)

قوله (ثم إن نشأ الخوف الخ) اعلم أن المانع من الوضوء إن كان من قبل العباد كأسير منعه الكفار من الوضوء ومحبوس في السجن ومن قبل له إن توضأت قتلتك جاز له التيمم ويعيد الصلاة إذا زال المانع كذافي الدرر والوقاية أي وأما إذا كان من قبل الله تعالى كالمرض فلا يعيد ووقع في الخلاصة وغيرها أسير منعه العدو من الوضوء والصلاة يتيمم ويصلي بالإيماء ثم يعيد فقيده بالإيماء لأنه منع من الصلاة أيضا فلو منع من الوضوء فقط صلى بركوع وسجد

(۳)۔۔۔ ان تمام صورتوں میں حکم یہ ہے کہ سب سے پہلے تو کوشش کرنی چاہیے کہ گاڑی سے اتر کر نماز ادا کی جائے تاکہ سکون سے نماز ادا ہو سکے لیکن اگر گاڑی رُکوانے کی کوئی صورت نہ ہو تو ایسی صورت میں اگر گاڑی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن ہو اگرچہ قدرے مشقت کے ساتھ ہو، تو کھڑے ہو کر نماز ادا کی جائے اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو جیسے بھی ہو سکے اس وقت اشارے وغیرہ سے نماز پڑھ لے لیکن بعد میں اس کا اعادہ کر لے۔

في الفتاوى الهندية - (ج ۱/ص ۱۴۳)

ولا تجوز المكتوبة على الدابة إلا من عذر هكذافي فتاوى قاضي خان سـ المعذور إن أمكنه إيقاف الدابة يوقف ويصلي بالإيماء ولو لم يوقفها لا تجوز كذافي المضمرات وأما الصلاة على العجلة فإن كان طرفها على الدابة وهي تسير أو لا تسير فهي صلاة على الدابة وقدم حكمها وإن لم يكن فهي بمنزلة السرير

في بدائع الصنائع - (ج ۱/ص ۴۵۲)

ولأن السفينة بمنزلة الأرض؛ لأن سيرها غير مضاف إليه فلا يكون منافيا للصلاة، بخلاف الدابة فإن سيرها مضاف إليه، وإذا دارت السفينة وهو يصلي يتوجه إلى القبلة حيث دارت؛ لأنه قادر على تحصيل هذا الشرط من غير تعذر، فيجب عليه تحصيله، بخلاف الدابة فإن هناك لا إمكان سـ وعلى هذا يخرج الصلاة في السفينة إذا صلى فيها قاعدا بركوع وسجود أن يجوز إذا كان عاجزا عن القيام والسفينة جارية، ولو قام يدور رأسه، وجملة الكلام في الصلاة في السفينة أن السفينة لا تخلو أما إن كانت واقفة أو سائرة، فإن كانت واقفة في الماء أو كانت مستقرة على الأرض جازت الصلاة فيها وإن أمكنه الخروج منها؛ لأنها إذا استقرت كان حكمها حكم الأرض، ولا تجوز إلا قائما بركوع وسجود متوجها إلى القبلة؛ لأنه قادر على تحصيل الأركان والشرائط. وإن كانت مربوطة غير مستقرة على الأرض فإن أمكنه الخروج منها لا تجوز



(جاء في)

الصلاة فيها قاعداً؛ لأنها إذا لم تكن مستقرة على الأرض فهي بمنزلة الدابة، ولا يجوز أداء الفرض على الدابة مع إمكان النزول كذا هذا

في الدر المختار - (ج ٢/ص ٤٠)

(وأما الصلاة على العجلة إن كان طرف العجلة على الدابة وهي تسير أولاً) تسير (فهي صلاة على الدابة فتجوز في حالة العذر) المذكور في التيمم (لا في غيرها) ومن العذر المطر وطين يغيب فيه الوجه وذهاب الرفقاء ودابة لا تركب إلا بعناء أو بيمين ولو محرماً لأن قدرة الغير لا تعتبر حتى لو كان مع أمه مثلاً في شقي محمل وإذا نزل لم تقدر تركب وحدها جاز له أيضاً كما أفاده في البحر فليحفظ

في بدائع الصنائع - (ج ١/ص ٤٥٣)

إذا كان قادراً على القيام أو على الخروج إلى الشط فصلى قاعداً بر كوع وسجود أجزأه في قول أبي حنيفة وقد أساء، وعند أبي يوسف ومحمد لا يجزئه. والله أعلم بالصواب

نعمان

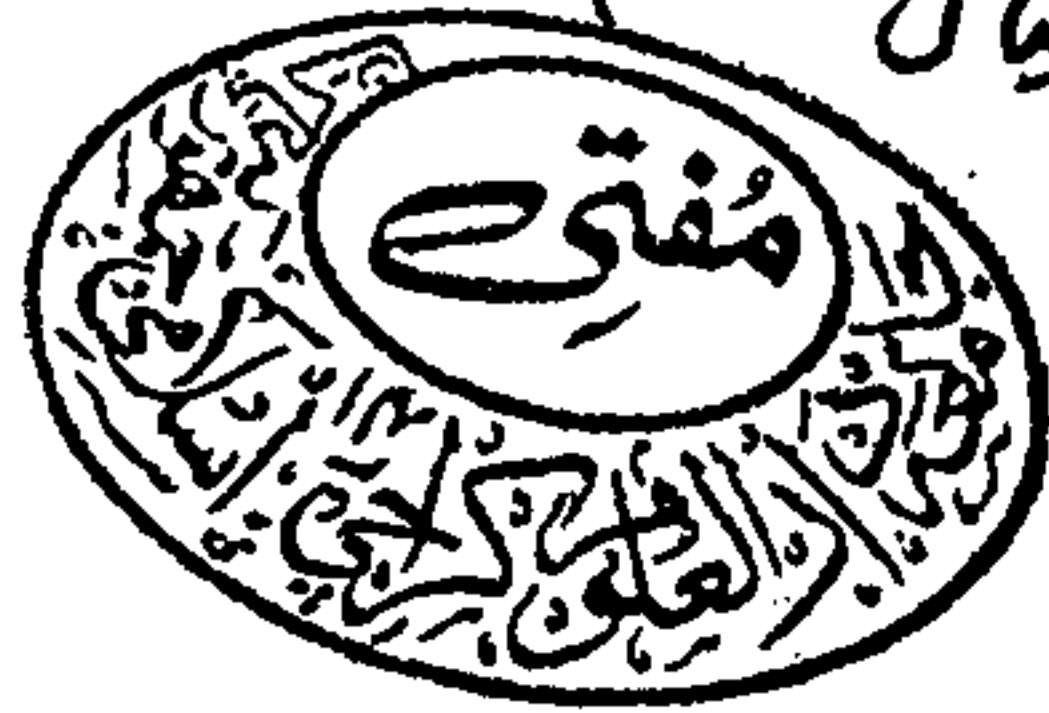
نعمان داؤد عفا الله عنه

دار الافتاء جامعة دار العلوم كراچی

١٠ شعبان ١٤٣٢ هـ

١٣ جولائی ٢٠١١ء

الجواب صحیح
اخترت من
١٠ شعبان ١٤٣٢ هـ



الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا الله عنه
١٠ شعبان ١٤٣٢ هـ

الجواب صحیح
١٠ شعبان ١٤٣٢ هـ

